رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ

حضرتِ عثمانِ غنی کی شان

15-August-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

مختصر وضاحت: کعبۃُ اللہ میں کفر و ظلمت کی اندھیریوں میں چودھویں رات کا چاند بن کر چمکنے والے! آپ پر کروڑوں مرتبہ دُرود نازل ہو، آپ مدینے شریف کے لئے چاشت کے وَقْت کے سورج ہیں! آپ پر کروڑوں دُرود نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کا مہینا ہمارے درمیان اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش برسا رہا ہے، اس ماہ کی 18 **تاریخ** کو تیسرے خلیفۂ راشد، رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک کے بعد دُوسری شہزادی سے نکاح کا شرف پانے والے، انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید ہونے والے، بہت زیادہ سخاوت فرمانے والے، صبر و شفقت فرمانے والے، بہت زیادہ شرم وحیا کرنے اور غریبوں سے بہت مَحَبَّت فرمانے والے، اللہ پاک اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام کے پیارے اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ شہادت ہے اور عَنقریب یہ دن آنے کو ہے، اسی مناسبت سے آج ہم ان کی سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تذکرۂ خیر سننے کی سعادت حاصل کریں گے، اَوّلاً اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے عشقِ رسول پر ایک حکایت سُنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دِینی خدمات اور آپ کی فضیلت پر احادیث بھی سماعت کریں گے۔ آپ کے عشقِ رسول سے متعلق **ایمان افروز معلومات** حاصل کریں گے۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیمُ الدّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور اَمیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی حاجی عبدالرحمٰن قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یوم ہے، آخر میں اس مناسبت سے ان کی سیرتِ مبارکہ کے بارے میں بھی کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

اللہ پاک دل جمعی کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سننے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمانی کا نرالا انداز

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"صحابہ کرام کا عشقِ رسول"** صفحہ 53 پر ہے کہ ایک روز حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنے دوستوں سمیت میرے گھر تشریف لائیے اور جو میسر ہو تناول فرمائیے۔ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت قبول فرمالی، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَم مبارک شمار کرنے لگے، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: عثمانِ! میرے قدم کیوں گِن رہے ہو؟ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں چاہتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کی خاطر آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام (Slave) آزاد کروں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر تک حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس قدر قدم مُبارَک لگے آپ نے اُسی قدر غلام آزاد کئے۔ (جامع المعجزات، ص۲۵۷ ملخصاً) (صحابہ کرام کا عشق رسول، ص۵۳ تا ۵۴)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے
رات دن عِشق میں تیرے تڑپا کروں
یا نبی ایسا سوزِ جگر چاہئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کس طرح رسولِ عظیم، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں آپ کے ہر ہر قدم پر ایک ایک غلام آزاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دل میں عشقِ رسول اور محبتِ رسول کا چراغ روشن تھا، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں کس قدر سرایت کر چکی تھی کہ اِنہیں محبوب آقا، مکی مدنی مصطفیٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔

خود قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝۹ ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔ (پ ۲۶، فتح: ۹)

بیان کردہ آیت کے تحت تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: اس آیت سے معلوم ہوا! اللہ کریم کی بارگاہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اور توقیر انتہائی مطلوب اور بے انتہا اَہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہاں اللہ پاک نے اپنی تسبیح (پاکی بیان کرنے) پر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کو مُقَدَّم فرمایا ہے اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرتے ہیں ان کے کامیاب اور بامُراد ہونے کا اعلان کرتے ہوئے اللہ (کریم) ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں

اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (پ ۹، اعراف: ۱۵۷)

(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۹، ۹/ ۳۴۷)

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُمّت کو تعظیمِ مُصْطَفٰے کے طریقے بیان کرنے والے ہیں، بلکہ قیامت تک تعظیمِ مُصْطَفٰے کے جو بھی طریقے ہوں گے اور شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں، وہ پسندیدہ ہیں، جیسے حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تعظیمِ مُصْطَفٰے کی خاطر مدینے پاک میں جانور پر سواری نہ کی۔

اس میں شک نہیں کہ عشقِ حقیقی اگر نصیب ہو جائے تو اظہار کے طریقے بھی آ جاتے ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بڑا عاشقِ رسول کون ہو سکتا ہے؟ ہر صحابی اپنی اپنی جگہ الفتِ رسول اور محبتِ رسول کا چمکتا ستارہ تھا۔ عشقِ رسول کی جو مثالیں ان مقدس ہستیوں نے پیش کیں ان کی مثال نہیں ملتی۔ جو شان و عظمت انہیں نصیب ہوئی وہ کسی غَیْرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ سُلطانِ عَرَب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: تمہارا پہاڑ بھر سونا خَیْرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خَیْرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳ ملخصاً)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خدمات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب

سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب سے پہلے رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار کیا اور ان کے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جو اُمت میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کے اچھے اوصاف خود ربِّ کریم نے قرآن میں بیان فرمائے۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** کہ احادیثِ طیّبہ میں ان کی شانیں بیان کی گئی ہیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوبِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہیں سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے دِینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے کُفّار کے ظلم و ستم کو برداشت کیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کی اَنْ تھک کوششوں سے پرچمِ اسلام پورے عالم میں بلند ہو گیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے دِین کی تبلیغ کیلئے اپنا تن من دَھن سب قربان کر دیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک پیاس برداشت کرکے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر اور ان سے جنگیں لڑ کر بھی پرچمِ اسلام کو اُونچا رکھا ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کی اَن تھک محنتوں اور لازوال قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام لیوا ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سمیت تمام صحابۂ کرام سے محبت کریں اور ان کی محبت اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر — رسولِ خُدا تاجدارِ صحابہ
اِنہیں میں ہیں صِدیق و فاروق و عثماں — اِنہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

پسِ مَرگ اے اعظمی! یہ دُعا ہے بنوں میں غُبارِ مزارِ صحابہ

(کراماتِ صحابہ، ص۳۰)

ہر صحابیِ نبی*****جنّتی جنّتی ہر صحابیِ نبی*****جنّتی جنّتی
چار یارِ نبی*****جنتی جنتی ابو بکر و عمر بھی*****جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی*****جنّتی جنّتی فاطمہ اور علی*****جنّتی جنّتی
حسن بھی حسین بھی*****جنّتی جنّتی ہر صحابیِ نبی*****جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے، حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمات کا کون اندازہ کر سکتا ہے، دین کی خاطر جو قربانیاں آپ نے دِیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں۔ ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُن خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں جو شروعِ اسلام میں ایمان لائے تھے ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دو مرتبہ راہِ خدا میں ہجرت کا شرف حاصل کیا ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ وہ شخصیت ہیں جنہیں جامع القرآن ہونے کا شرف حاصل ہے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نام ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فہرست میں شامل ہے جو رشتہ داروں کی تمام تر تکالیف سہنے کے باوجود ایمان پر ثابت قدم رہے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو یہ شرف

حاصل ہے کہ سراپا نُور، شافعِ یوم النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شَہزادیاں یکے بعد دِیگرے ان کے نکاح میں آئیں، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سیرت میں بھی بے مثال تھے، صورت میں بھی بے مثال تھے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا شمار اللہ کریم کے ان مقرب بندوں میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات عبادت و بندگی میں گزار دیتے تھے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان لوگوں میں شامل تھے جو ہر وقت خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری سے رہتے تھے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایسے تحمل مزاج تھے کہ خود جامِ شہادت نوش کر لیا مگر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر مبارک کو خون آلود نہیں ہونے دیا، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حِلْم اور صبر و شفقت میں بھی اپنی مثال آپ تھے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عاجزی و انکساری والے بزرگ تھے۔

حضرت عثمانِ غنی اور اتباعِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیگر اوصافِ کریمہ کی طرح اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اِتباعِ رسول میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر اپنے اقوال وافعال میں محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ آیئے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سُنّتوں سے محبت کے 3 واقعات ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی

اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔(مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۷، حدیث: ۴۴۱)

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔(مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۰، حدیث: ۴۱۵)

سخت سردی میں بھی فرمانِ نبوی پر عمل:

اَمیرُالمُومِنِین حضرتِ سیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک سرد رات میں جب نماز کا ارادہ فرمایا: تو اپنے غلام حضرت حُمران رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے وضو کے لیے پانی مانگا۔ غلام نے پانی پیش کیا تو آپ اُس سے ہاتھ اور منہ دھونے لگے۔(وُضو شروع فرمایا تو) غلام نے عرض کی: اللہ پاک آپ کو محفوظ فرمائے، آپ وُضو فرمارہے ہیں جبکہ رات تو بہت ٹھنڈی (Cold) ہے۔ حضرت سیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جوابًا ارشاد فرمایا: میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُنا ہے: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے، اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔(مسند البزار، مسند عثمانِ بن عفان، ۲/۷۵، الحدیث: ۴۲۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں بھی اچھے طریقے سے وضو کرنا آتا ہے؟ اگر نہیں آتا تو ہم سیکھیں، کیا ہم بھی **فرائض و نوافل** کے پابند ہیں؟ کیا ہم بھی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں؟ اللہ کریم ہمیں فرائض وواجبات اور سُنن و مُستحبات کی بجا آوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

تیری سُنّتوں پہ چل کر ،مری رُوح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے
ملے سُنّتوں کا جذبہ مِرے بھائی چھوڑیں مولیٰ
سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے
مری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۸۔۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ کریمہ اور شانِ عثمانِ غنی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اتباعِ رسول کی بڑی برکتیں ہیں، کاش! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے صدقے ہم بھی کامل اتباعِ رسول کرنے والے بن جائیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک غلام تو اپنے آقا کی عنایتوں اور اس کے لُطف و کرم کے سبب اس کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ جب آقا بھی اپنے غُلام کی خُوبیوں پر اس کی تعریف کرے، حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شُمار بھی ان خُوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے کہ جن کے حق میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لَبہائے مبارکہ نے کئی بار جُنْبِش فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دربارِ رسالت سے جَنَّت کا مُژدہ عطا ہوا، تو کبھی آپ کو میٹھے مُصْطَفٰے، شہنشاہِ دَوسَرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا جَنَّتی رفیق قرار دیا، کبھی آپ کو

کامل حَیا کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شَفاعت کے ذَرِیعے لوگوں کے جَنَّت پانے کا اعلان فرمایا۔

حضور نبیِ کریم، رسولِ رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی شان میں جو تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔ آیئے ان میں سے 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: ”عثمان مجھ سے ہے اور میں عثمان سے ہوں۔“(ابن عساکر،عثمانِ بن عفان، ۱۰۲/۳۹،حدیث:۷۸۷۸)

2. ارشاد فرمایا:”جَنَّت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہو گا اور میرے رفیق عثمان بن عَفّان ہیں۔“ (ابن عساکر،عثمانِ بن عفان، ۱۰۴/۳۹،حدیث: ۷۸۸۱)

3. ارشاد فرمایا:”بروزِ قِیامت عثمان کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلا حساب جَنَّت میں داخل ہوں گے جن پر جَہَنَّم واجب ہو چکی ہو گی۔“ (ابن عساکر،عثمانِ بن عفان، ۱۲۲/۳۹، حدیث:۷۹۱۶)

4. ارشاد فرمایا: ”میری اُمّت میں سب سے زیادہ پیکر شرم و حیا اور معزز و مکرم عثمان بن عفّان ہیں۔“(مسندالفردوس، ۲۵۰/۱،حدیث:۱۷۹۰)

5. ارشاد فرمایا: ”میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفّان ہیں۔“

(مستدرک،کتاب معرفۃ الصحابۃ،باب حبر ھذہ الامۃ عبداللّٰہ بن عباس، ۶۸۹/۴،الحدیث:۶۳۳۵)

عُلُوِّ شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے
حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی

مجھے اپنی سَخاوت کے سمندر سے کوئی قَطرہ
عطا کردو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سلطانی

عداوت اور کینہ ان سے جو رکھتا ہے سینے میں
وہی بدبخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی

(وسائل بخشش مُرَمَّم، ص۵۸۵)

مختصر وضاحت:(1) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بلند شان کس طرح بیان ہو سکتی ہے! آپ کی شان کا تو عالَم یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے نورانی مخلوق یعنی فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔(2) مجھے تخت و تاج کی کوئی ضرورت نہیں، مجھے تو بس آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سخاوت کے سمندر سے ایک قطرہ چاہئے۔(3) جو اپنے سینے میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دُشمنی اور کینہ رکھتا ہے وہ بہت ہی بڑا بد بخت، ملعون اور مردُود ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی عبادات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ساری ساری رات سجدہ و قیام میں گزار دیا کرتے، کبھی آپ کی راتیں کبھی تلاوتِ قرآن میں کٹتیں تو کبھی سجود و قیام کی لذّتیں پاتے بیت جاتیں۔ آیئے حصولِ ترغیب کے لیے ہم اَمِیْرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے شوقِ عبادت و تلاوت کے واقعات سنتے ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا زبیر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کر کے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع۔۔۔الخ، باب من کان یامر۔۔۔الخ، ۲/۱۷۳، حدیث:۶)
2. جب اَمِیْرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: ”تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت کرتے اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔“(الزھد للامام احمد، زھد عثمانِ بن عفان، ص۱۵۳، حدیث:۶۷۳)
3. حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن تیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات

ہو گئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقامِ ابراہیم پر پہنچا، یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔" (الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۴۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصاً)

نبی نے تیرے بدلے "بیعتِ رضواں" میں کی بیعت کہا قرآن نے دستِ نبی کو دستِ یزدانی

(وسائل بخشش مُرمَّم، ص ۵۸۴)

مختصر وضاحت: جب نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیعتِ رضوان میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بیعت لی تو اس وقت حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہاں موجود نہیں تھے، تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنا سیدھا ہاتھ اُلٹے ہاتھ پر رکھ کر اس کو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بیعت میں شامل فرمالیا۔ قرآنِ کریم نے ساقیِ کوثر، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک کو ربِّ کریم کا دستِ مبارک ارشاد فرمایا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وقت نہیں ملتا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! عبادت کے ایسے معمولات کس کے ہیں؟ اَمِیرُ المؤمنین، حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے۔ جن کی شان یہ ہے کہ انہیں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگرے شوہر بننے کی سعادت ملی، ان کی شان یہ ہے کہ

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں کئی بار اپنی زبان مبارک سے **جنت کی خوشخبری** عطا فرمائی، ان کی شان یہ ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ان سے حیا فرماتے۔ ان کی شان یہ ہے کہ اللہ کریم کے معصوم فرشتے بھی ان سے حیا کرتے، ان کی شان یہ ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی خاطر بیعتِ رضوان لی، اتنے بڑے مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود وہ تو کثرت سے عبادت کرتے تھے، تلاوت کرتے تھے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی کوشش میں رہتے تھے۔ جبکہ دوسری جانب ہم جیسوں کا حال یہ ہے کہ ہمارا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، ہمارے شب و روز غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ہمارے پاس نہ تو علمِ دِین سیکھنے کے لیے وقت، نہ لازم عبادات کی معلومات جاننے کے لیے وقت، اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کے لئے، نہ تو ہم نیکی کی دعوت دینے کے لیے وقت نکال سکتے ہیں نہ ہم نیکی کی دعوت سننے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم قافلے کے مسافر بھی اس لیے نہیں بن پاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم درس و بیان کرنے سننے کی سعادت سے بھی اس لیے محروم رہتے ہیں کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم اپنے اعمال کا جائزہ اور اس پر غور و فِکر بھی اس لیے نہیں کر پاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم ہفتہ وار اجتماعات میں بھی نہیں آپاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت سے بھی اس لیے محروم رہتے ہیں کہ **وقت نہیں ملتا**، افسوس! ایک تعداد تو مَعَاذَاللہ (اللہ پاک کی پناہ) فرض نمازیں بھی اس لیے قضا کر دیتی ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد فرض علوم بھی اس لیے نہیں سیکھ پاتی کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد دِین کے ضروری مسائل سے بھی اس لیے آگاہ نہیں ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد دین کی بنیادی اور ضروری معلومات سے اس لیے بے بہرہ ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد علمِ دِین اس لیے نہیں سیکھ پاتی کہ **وقت نہیں ملتا**، اَلْغَرَض! دِین سیکھنے، عاقبت سنوارنے اور آخرت کی بہتری کے لیے کوئی کام کرنے کی بات کی جائے تو ایک تعداد ہے جو یہ رونا روتی نظر آتی ہے کہ **وقت**

نہیں ملتا۔

یادرہے! دِین کے لازم علوم اور لازم عبادات کے لیے وقت نکالنا اور عبادت اس انداز سے کرنا کہ جس انداز سے ادا کرنے کا حکم ہے، ہماری شرعی ذمہ داری ہے، بلکہ جو شخص جس پیشے یا معاملے سے تعلق رکھتا ہے، اس کے ضروری مسائل سیکھنا اور اس کے لیے وقت نکالنا، اُس شخص کے لیے لازم ہے، آہ! دِین کے ضروری مسائل سیکھنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں۔ ہاں! دنیاوی معاملات کے لئے وقت ہی وقت ہے، گھنٹوں اخبارات کا مطالعہ کرنے اور خبریں (News) دیکھنے، سننے / پڑھنے میں گزر جاتے ہیں مگر پرواہ ہی نہیں ہوتی، رات دیر تک ہوٹلوں اور چوراہوں پر بیٹھنا کتنوں کا معمول بن چکا ہے مگر پرواہ ہی نہیں ہوتی، **اللہ** پاک کی پناہ اب تو جگہ جگہ ایسے کئی "**چائے کیفے**" ملیں گے کہ جہاں بالخصوص نوجوان **رات** کو دیر تک بیٹھ کر گپ شپ اور نہ جانے کیسی اُلٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں اور پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ **تاش، لُڈّو اور ویڈیو گیمز** کھیل کر اپنا قیمتی وقت برباد کیا جاتا ہے اور اس کی پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا اور انہیں پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ ایک تعداد ہے جو کام کاج کی چھٹی کرنا تو کُجا چند منٹوں کی تاخیر سے جانا بھی گوارا نہیں کرتی مگر آہ! فرائض و واجبات کی ادائیگی، نفل عبادات کی بجا آوری، نمازِ باجماعت کی حاضری اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی غفلت و سُستی کا شکار ہے۔

کاش! ہم دُنیا میں آنے کا مقصد سمجھتے، کاش! نزع کی سختیوں کو یاد کرتے، **کاش!** ہم قبر کی تنہائی، گھبراہٹ کو یاد کرتے، **کاش!** قیامت کا 50 ہزار سالہ دِن ہمیں یاد رہتا، **کاش!** بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی ہمیں یاد رہتی۔

آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عِبادات و تلاوت کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری **عبادت** کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دُوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۳۰، ۴/۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۴)

(2) ارشاد فرمایا: "بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: **قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص** (خاص لوگوں) **میں شامل ہیں۔** (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/۱۴۰، حدیث: ۲۱۵)

اے عاشقانِ رسول! آج ایک تعداد ہے جو بے روزگاری کی وجہ سے پریشان ہے، کبھی کسی معاملے میں محتاجی تو کبھی کسی کام میں، کیوں نہ ہم یہ ذہن بنائیں کہ ان بے روزگاریوں اور دُوسرے کی محتاجی سے جان چھڑانے کے لیے اپنے مہربان مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں، **فرض نمازوں کی پابندی** کریں، **تلاوتِ قرآن** کتنی عظیم عبادت ہے، ہم کیوں نہ اِس عظیم عبادت کے ذریعے طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمانے والے مالکِ کریم سے **محتاجی ختم ہونے** کی دُعا کریں۔

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فضولیات سے بچنے اور خود کو نیکیوں میں مصروف کرنے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 **مدنی کاموں** بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 **مدنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃ المدینہ بالغان"** میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں۔ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا ایک ذریعہ ہے ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ بعض ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ آیئے! مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے، چُنانچہ

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

کراچی کے مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ اِتّفاق سے ایک مرتبہ اُن کی ملاقات ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت اُن کا معمول بَن گیا، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید بھی ہو گئے، نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے

اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کرامت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت و کردار سے متعلق سُن رہے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ذاتِ مبارکہ سے وقتاً فوقتاً ایسی کئی کرامتوں کا ظہور ہوا جنہیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، آیئے ہم بھی ایک کرامت سنتے ہیں:

ایک دفعہ ایک شخص نے راستے میں کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا، پھر جب وہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمتِ باعَظمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ اَمِیْرُالْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے نہایت ہی پُر جَلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں بَدکاری کے اَثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا: کیا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب آپ پر وَحْی اُترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں بَدکاری کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”مجھ پر وحی تو نازِل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ ربِّ کریم نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے، جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات و خیالات جان لیتا ہوں۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ للسبکی، ۲/۳۲۷ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اللہ کریم اپنے نیک اور پاکیزہ بندوں کو ایسی صلاحیتیں عطا فرماتا ہے جو عام لوگوں کو نہیں ملتیں، انہی صلاحیتوں کی بنا پر ان سے عقل میں نہ آنے والے کاموں کا صدور ہوتا ہے جنہیں کرامت (Saintly miracle) کہتے ہیں۔ کرامت کی تعریف یہ ہے کہ اللہ پاک کے ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُسے کرامت کہتے ہیں۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[2] یاد رکھئے کہ! کرامت کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم کرامت سے مُتَعَلِّق سن رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ ذوالحجۃ الحرام رحمتیں بانٹ رہا ہے، اسی ماہ کی 19 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا شاہ نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یومِ عرس ہے۔ حضرت صدرالافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم، مفتی اور اللہ پاک کے ولی تھے، آیئے پہلے ان کی ایک کرامت سنتے ہیں پھر ان کا مختصر تعارف بھی سنیں گے۔

حضرتِ صدرُ الافاضل کی کرامت:

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

[2] ... فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

[3] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

چنانچہ حضرتِ مولانا منظور احمد صاحِب گھوسوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنامُشاہَدَہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحِبِ خَزائنُ العِرفان، صدرُ الافاضِل علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول تھا کہ نَماز مَحَلّہ کی مسجِد میں باجماعت ادا فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مسجِد جانے سے قَبل ہی ایک چار فٹ کے برتن میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا اور آگ جلا دی جاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب نَماز پڑھ کر واپَس تشریف لاتے، چائے (Tea) تیّار ہو جاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھک میں تشریف فرما ہو جاتے اور دیکھتے ہی دیکھتے عقیدت مندوں کی اچّھی خاصی بِھیڑ جمع ہو جاتی۔ عام طور پر پچاس سے دوسو آدمیوں تک کا ہجوم ہوتا اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہَری دالان دونوں میں بِالکل جگہ نہ رہتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تشریف رکھتے ہی خُدّام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ، پِرَچ (یعنی چھوٹی طشتری) میں لگا کر چائے کی پیالی پر ایک بسکُٹ رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وہ پیالی اپنے دستِ مبارَک سے اُٹھا کر اپنے دائیں بیٹھنے والے کو دے دیتے، اِسی طرح چار چھ پیالیاں خود تقسیم فرماتے، بَقِیّہ پورے مجمع کو خُدّام اِسی طرح ایک ایک بسکُٹ اور ایک ایک پیالی چائے تقسیم کرتے ایک پیالی چائے اور ایک بسکُٹ کے ساتھ آپ بھی تناوُل فرماتے۔ گویا یہ صبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔

حضرت مولانا سیّد منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وُثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حاضِرین کم ہوں یا زِیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی وُہی ایک بار کی بنائی ہوئی چائے روزانہ آنے والے تمام آدَمیوں کے لئے کافی ہوتی، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضِرین کی تعداد زیادہ ہو گئی تو مزید انتِظام کرنے کی ضَرورت محسوس کی ہو۔ حضرت مولانا سیّد منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مذکورہ بالا بیان اِس بات کی طرف واضِح اشارہ دے رہا ہے کہ یہ حضرتِ صدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولاتِ یومِیّہ کی

کرامتوں میں سے ایک انتہائی کریمانہ کرامت ہے۔(تاریخِ اسلام کی عظیم شخصیت صدر الافاضل، ص۳۳۳تا۳۳۴، ملخصاً، از فیضانِ سنت، ص۳۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے، حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں کی برکت اور کرامت تھی کہ ایک بار کی بنی ہوئی چائے تمام افراد کو کفایت کر جاتی۔ ان کا یومِ عرس بھی اسی مہینے میں ہے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کے بارے میں مزید کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سِیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں

صدر الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 21 صَفر المُظَفَّر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883 بروز پیر شریف **"ہند"** کے شہر **"مرادآباد"** میں ہوئی، آپ کا نام **"محمد نعیم الدّین"** رکھا گیا، آپ کے والد حضرت مولانا سید محمد معین الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کئی فَرزَند قُرآنِ پاک کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے، صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نذر مانی کہ اللہ پاک نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس بیٹے کو وقف کر دوں گا اور انہوں نے ایسے ہی کیا۔ حضرت صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے مہمان نواز اور سخی تھے، بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود عاجزی و انکساری کے پیکر تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بہت قریب تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں خلافت بھی عطا فرمائی تھی۔

وقتِ رُخصَت

حضرت مولانا مفتی سید غلام مُعِینُ الدِّین نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بیان ہے 11:00 بجے کا وقت تھا، کمرے میں میرے اور حضرت کے سوا کوئی نہ تھا، تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ خاموش ہوگئے کچھ دیر کے بعد فرمانے لگے میرا بازو دباؤ، چنانچہ میں بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ کچھ فرمارہے ہیں اور چہرہ پر بے حد پسینہ (Sweat) ہے، میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا، آپ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا، پھر آواز سے کلمہ طیبہ: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔** پڑھنا شروع کیا، کلمہ شریف پڑھتے ہوئے، 19 **ذُوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ** کو اس دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مرادآباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ حضرت صَدرُالاَفَاضِل رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "تذکرۂ صدرالافاضل" ہدیۃً حاصل کیجئے اور مطالعہ فرمائیے۔

اسی ماہِ ذوالحجہ کی 14 تاریخ کو شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی حاجی عبدالرحمٰن قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھی یوم ہے۔ ان کو بھی خوب خوب ایصالِ ثواب کیجئے، اللہ پاک ہمارے تمام بزرگانِ دین پر رحمت فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس "المدینہ لائبریری"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ عثمانِ غنی سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں 107 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی

ہے، انہی میں سے ایک شُعبہ بنام **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔

اس مجلس کے تحت بعض مدنی مراکز **فیضانِ مدینہ** (عینِ مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں **"المدینہ لائبریری"** کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیا جاتا ہے جس میں **مخصوص اوقات** میں مُطالعہ کے لئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

"المدینہ لائبریری" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل کُتُب و رَسائِل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس المدینہ لائبریری"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور مسواک کی سنتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تَو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

---

[1] ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ☆دو رَکْعَت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفْضل ہے۔[1] ☆مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) اللہ پاک کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ☆حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبِّ کریم راضی ہوتا ہے۔ ☆حضرت سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مسواک کا اِستعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[3] ☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ☆مسواک جب نا قابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفْن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وَزْن باندھ کر سمندر میں ڈَبو دیجئے۔

1...الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

2...مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3...(حیاۃ الحیوان، ۲/۱۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ16(312صفحات)اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اِجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"جلد بازی کے نقصانات"**۔ جلد بازی کرنے کے سبب کیا کیا نقصانات ظاہر ہوتے ہیں، معاشرے میں کن کاموں میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے اور کن کاموں میں جلدی کرنی چاہئے یہ سب اور دیگر معلوماتی نکات یہاں بیان ہوں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی درخواست ہے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کیجئے گا۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالِیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

---

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[3] ...القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

[1] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[3] ...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵